دارالعلوم حقانیہ مدنی فیوض اور برکات کا منبع ہے

حقانیہ، دارالعلوم دیوبند کا پاکستانی ایڈیشن ہے ، دارالعلوم حقانیہ شہدائے بالاکوٹ کے مشن کی تکمیل ہے

علماء بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کی دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری اور تاثرات کا اظہار

۳۰ ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز سے ملاقات اور حالاتِ حاضرہ پر تبادلۂ خیالات اور دارالعلوم دیکھنے کے لیے بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) سے جمعیۃ علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے حضرات علماء کرام کی ایک جماعت دارالعلوم تشریف لائی جس میں مولانا پیر محسن الدین احمد صاحب رنگ پور امیر جمعیۃ العلماء اسلام مولانا ابوالحسن صاحب جسر مجے نائب صدر، مولانا محی الدین خان ایڈیٹر "مدینہ" و "نیا زمانہ" ڈھاکہ، مولانا ڈاکٹر احمد صاحب خطیب شاہی مسجد چاٹگام، مولانا شوکت علی صاحب کھلنا اور مولانا عبدالجبار صاحب ناظم جمعیۃ ڈھاکہ شامل تھے ۔ دارالعلوم کا معائنہ فرما کر آپ سب حضرات نے نہایت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ عصر سے قبل دارالعلوم کے دارالحدیث میں طلبہ سے علم کی اہمیت اور فضیلت پر مختصرًا کئی حضرات نے روشنی ڈالی ۔

جناب پیر محسن الدین صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ علم وہ ہے جو اللہ کے ہاں محبوب ہے، جو اللہ کو پہچاننے اور اخلاق سنوارنے کا ذریعہ ہو، اور وہ علم جس کو آج کی دُنیا سیکھ رہی ہے اس سے انسان کو انسان بننے کا راستہ بھی نہیں ملتا۔ یہاں کے علومِ نبوّت سے آپ کو اخلاق کی تربیت، خلقِ خدا کی اصلاح اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِتباع جیسی دولت میسّر ہوگی، یہ وہ علم ہے جس کے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند درجات ہیں۔ آپ نے فرمایا یہاں حاضر ہو کر دل کو تسکین حاصل ہوئی، نظم و نسق کے علاوہ رُوحانی قدر و قیمت بھی یہاں موجود ہے ۔

مولانا ابوالحسن صاحب نے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب میرے زمانۂ دیوبند کے شفیق استاد ہیں، یہی شوق مجھے کشاں کشاں یہاں تک لے آیا ہے اور آج دارالعلوم کو دیکھ کر میری روح میں تر و تازگی پیدا ہوئی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدنی فیوضات کا ایک منبع ہے ۔ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی تقسیم کی ہے، ایک وہ جو دل میں اُتر ے صرف زبان تک نہ رہے، وہ علم نافع ہے آگے اس کی ٹہنیاں نکلیں گی اور تمام اعضاء پر محیط ہوگا ۔

بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کے پُرجوش ملّی و قومی کارکن اور صحافی مولانا محی الدین خان ایڈیٹر "نیا زمانہ" نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ دارالعلوم دیوبند کا پاکستانی ایڈیشن ہے۔ اس کے یہاں کا فیض دور دراز تک پھیلا ہوا ہے اور حضرت شیخ الحدیث صاحب کے بے شمار تلامذہ کے لحاظ سے بنگال بھی اس سے فیضیاب ہو رہا ہے ۔ یہ مقام ہمارا روحانی مرکز اور اس کا ترجمان الحق ہمارے فکری محاذ کا رہبر اور راہنما ہے۔ آپ نے فرمایا جب صدر ایوب خان نے قرآن پر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ذریعہ دست درازی کی اور الحق نے عَلَمِ جہاد اُٹھا کر ۲۲ نکاتی چارج شیٹ شائع کی تو مشرقی پاکستان میں اس سے آگ لگ گئی۔ علماء کرام نے اس کا (بنگالی میں) ترجمہ کرکے لاکھوں کی تعداد میں گھر گھر پہنچایا اور بالآخر اُس وقت کی حکومت نے شکست کھا کر سر تسلیم خم کیا۔ ایک چھوٹے سے قصبہ کے بے بضاعت علمی پرچہ کے ذریعہ اتنا بڑا کام اللہ کا فضل ہے جسے آئندہ تاریخ یاد رکھے گی۔

آپ نے فرمایا سید احمد شہیدؒ نے اکوڑہ خٹک سے عَلَمِ جہاد بلند کیا تھا جو غدّاری کی وجہ سے بالاکوٹ میں ختم ہوا مگر یہ وہی فیض ہے جس نے سرزمینِ ہزارہ سے اُٹھے ہوئے ایک شخص کے دین میں تحریکی کوششوں کا بھرپور تعاقب کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق دے۔

مؤتمر المصنفین کی دوسری پیش کش

اسلام اور عصرِ حاضر

از قلم: مولانا سمیع الحق مدیر الحق

عصرِ حاضر کی تمدنی، معاشرتی، معاشی، سائنسی، اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور فرقِ باطلہ کا بھرپور تعاقب ۔ نئے دور کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا جواب ایڈیٹر الحق کے بے باک قلم سے ۔ مغربی تہذیب و تمدن اور عالمِ اسلام پر اس کے اثرات کا تحلیل و تجزیہ (الغرض) بیسیوں مسائل کے کارزارِ حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک ۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت سے سرشار کرے گی اور سینکڑوں مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے آپ کی رہنمائی کرے گی۔ صفحات ۴۳۰ ، سترہ ابواب ، سینکڑوں عنوانات ، بہترین کتابت و طباعت ، سنہری ڈائی ، مجلد ، قیمت

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان